www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterma

مفتون کو بھی اس آزمائش کا پتہ نہیں چلتا ------ اس طرح بڑی خوبی سے قرآن میں استعمال ہونے والے تمام مترادف الفاظ کے ذیلی فرق کو واضح کر کے قرآن فہمی کی راہ ہموار کی گئی ہے۔ مولانا عبدالرحمٰن کیلانی خدمت قرآنی کی اس سعادت کے حصول پر انتہائی مبارک باد کے حقدار ہیں' اللہ تعالٰی انہیں اس کا بہترین اجر عطا فرمائے۔

اس کتاب کی تمام خوبیوں کا احاطہ تو اس مختصر تحریر میں ممکن نہیں تاہم چند خصوصیات ایسی ہیں جن کا ذکر کئے بغیر یہ تعارف مکمل نہیں۔ ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ ابتداء میں اردو الفاظ کی فہرست کا علاوہ جس کا ذکر کیا جا چکا ہے' صفحہ ۳۵ سے ۶۶ تک عربی الفاظ اور مادوں (Roots) کی فہرست بھی اردو معنی کے ساتھ دے دی گئی ہے۔ اس طرح یہ قرآن کریم کی ایک ایسی مختصر اور جامع ڈکشنری بن گئی ہے جس سے عام اردو داں بھی عربی الفاظ کے مادہ کی تلاش کے قواعد سے ضروری واقفیت حاصل کر کے آسانی سے استفادہ کر سکتے ہیں' یہی نہیں بلکہ اگر عربی الفاظ کے ان روٹس کے (جن کی تعداد تقریباً ۱۸۰۰ بنتی ہے اور جن میں سے بیشتر اردو میں بھی مختلف شکلوں میں مستعمل ہیں) معنی ذہن نشین کر لیے جائیں اور ان سے اشتقاق کے اصولوں سے کچھ آگہی حاصل کر لی جائے تو قرآن کے بیشتر مقامات کو بڑی حد تک براہ راست سمجھنا آسان ہو سکتا ہے۔

اس کے علاوہ کتاب کے آخر میں اسمائے معرفہ کے ضمیمہ کے طور پر انبیاء' فرشتوں' انسانوں' آسمانی کتابوں' مشرکین کے دیوی دیوتاؤں' مقامات' اقوام' مذاہب' فرقوں' عبادات اور شرعی اصطلاحوں کے لیے استعمال ہونے والے نام اور الفاظ جو قرآن میں آئے ہیں' مختصر تعارف' تاریخ اور پس منظر کے ساتھ درج کر دیئے گئے ہیں۔ اسمائے نکرہ کے ضمیمہ میں جانوروں' درختوں' پھلوں' سبزیوں' برتنوں اور ہتھیاروں وغیرہ کے لیے استعمال ہونے والے الفاظ جامع تشریح کے ساتھ شامل ہیں۔

اس کے بعد تین ضمیمے لغت الاضداد' فہرست اضداد' چند جامع اسماء' غلط العام' چند مشتبہ الفاظ' مختلف الفاظ کے لغوی اور شرعی معنی کے فرق کی وضاحت' قرآن میں استعمال ہونے والے چند محاورات اور بعض مشکل مادوں کی نشاندہی پر مشتمل ہیں۔

(۲)

ماہنامہ ترجمان القرآن لاہور — تبصرہ نگار: نعیم صدیقی — جنوری ۱۹۹۴ء

قرآن کے متعلق علوم کے مختلف دائروں میں قرونِ اولیٰ سے لے کر اب تک کام ہوتے چلے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبدیل ہوتے ہیں۔ مثلاً هَيْتَ لَكَ هَيْتَ لَكُمَا، هَيْتَ لَكُمْ۔ وَقِسْ عَلٰى هٰذَا۔ ابن فارس کے نزدیک هَيْتَ اصل میں "چیخنے" پر دلالت کرتا ہے (كَلِمَةٌ تَدُلُّ عَلَى الصَّيْحَةِ م ل) بعض نے اس کے معنی یہاں آنے، اِدھر آنے اور جلدی آنے کے بھی لکھے ہیں۔ قرآن میں ہے:

وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ (۱۲/۲۳) وہ عورت (زلیخا) دروازے بند کر کہنے لگی (یوسف) جلدی آؤ۔

۴۔ هَلُمَّ: اسماء الافعال سے ہے۔ هَلُمَّ بمعنی پکار یعنی کسی کو پکار پکار کر بلانا (م ل) یہ لفظ بہت کم استعمال ہوتا ہے۔ قرآن میں ہے:

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا۔ (۳۳/۱۸) خدا تم میں سے ان لوگوں کو بھی جانتا ہے جو (لوگوں کو جنگ میں شامل ہونے سے) منع کرتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس چلے آؤ۔

۵۔ تعال: علو بمعنی بلندی اور تعال بمعنی کسی کو بلند جگہ یا بلند مقصد کی طرف بلانا (مف) کسی کو تعظیم سے بلانے کے لیے استعمال ہوتا ہے اور صرف امر حاضر کے صیغے استعمال ہوتے ہیں:

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ (۳/۶۴) (اے پیغمبر) آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب: جو بات ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں مسلّم ہے۔ اس کی طرف آؤ۔ وہ یہ کہ ہم خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں۔

ماحصل: (۱) جَآءَ کا استعمال عام ہے اور واقع شدہ امر کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

(۲) اَتٰى: بسہولت یا کسی دوسرے کام کے نتیجہ میں آنا۔ نیز یہ پیش آئند واقعہ کے لیے بھی استعمال ہو سکتا ہے۔

(۳) هَيْتَ: کسی کو چیخ کر اپنے پاس بلانے کے لیے۔

(۴) هَلُمَّ: پکار پکار کر بار بار کہنے کے لیے۔

(۵) تَعَالَ: کسی بلند مقصد کے لیے یا تعظیم سے بلانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۲۶۔ آنکھ

کے لیے عَيْن، عِيْن، حُوْر اور بَصَر کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ عَيْن مشہور عضو انسانی جس سے دیکھتے ہیں اور بمعنی چشمہ کہ ان دونوں میں کئی لحاظ سے مناسبت ہے۔ (ج اعین اور عیون) لیکن قرآن میں عین (آنکھ) کی جمع اکثر اَعْيُن اور بمعنی چشمہ کی جمع عُيُوْن ہی آئی ہے۔ لفظ عَيْن کا اطلاق محض ظاہری آنکھ پر ہوتا ہے جیسے وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ (۵/۴۵) آنکھ کے عوض آنکھ (قصاص ہے) اور صفات کے لحاظ سے عَيْن کی دو اور قسمیں قرآن میں مذکور ہیں:

۲۔ عِيْن بمعنی موٹی موٹی یا بڑی بڑی آنکھوں والی۔ اَعْيَن اس مرد کو کہا جاتا ہے جس کی آنکھیں موٹی اور خوبصورت ہوں اور عَيْنَآء ایسی ہی عورت کو اور اَعْيَن اور عَيْنَآء دونوں کی جمع عِيْن آتی ہے۔ وحشی گائے کی آنکھیں بھی چونکہ موٹی موٹی اور خوبصورت ہوتی ہیں لہٰذا اسے بھی اَعْيَن اور عَيْنَآء کہا جاتا ہے (مف) قرآن میں ہے:

وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ۔ (۳۷/۴۸) اور ان (جنتیوں) کے پاس عورتیں ہوں گی نگاہیں نیچی رکھنے والی اور بڑی بڑی آنکھوں والی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ (۴/۱۹)

اور اس نیت سے کہ جو کچھ تم نے ان کو دیا ہے اس میں سے کچھ لے لو انہیں (گھروں میں) مت روکنا مگر یہ کہ وہ کھلے طور پر بدکاری کی مرتکب ہوں۔

اور فاحشۃ کا لفظ ایسے بدکاری کے فعل پر آتا ہے جو ابھی ثبوت کا محتاج ہو۔ ارشادِ باری ہے

وَاللَّاتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِنْكُمْ (۴/۱۵)

مسلمانو! تمہاری عورتوں میں سے جو بدکاری کا ارتکاب کر بیٹھیں ان پر اپنے لوگوں میں سے چار شخصوں کی شہادت لو۔

ماحصل: (۱) زنا۔ معروف لفظ ہے۔ غیر مرد اور غیر عورت کا آپس میں بدفعلی کرنا۔

(۲) بغاء۔ لونڈی کا بدکاری کرنا یا پیشہ ور عورت کا زنا کا پیشہ۔

(۳) سافح۔ غیر مرد اور غیر عورت کا بدکاری کے تعلقات علانیہ استوار رکھنا۔ داشتہ رکھنا۔

(۴) فاحشۃ۔ زنا کے قریب لے جانے والے کاموں اور باتوں یا اس زنا کے الزام کے لیے آتا ہے۔ جو ثبوت کا محتاج ہو۔

۲۸۔۔۔بدل دینا

کے لیے بَدَّلَ، حَوَّلَ، غَيَّرَ، حَرَّفَ اور تَحَرَّفَ، نَكَّرَ اور دَاوَلَ کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں؛

۱۔ بَدَّلَ: بَدَلَ معروف لفظ ہے۔ یعنی ایک چیز کے عوض کوئی چیز اور بدل سے مراد کسی چیز کے بدلے دوسری چیز مل آنا (مف) گویا پہلی چیز مفقود اور اس کی جگہ دوسری چیز آموجود ہوتی ہے۔

۲۔ حَوَّلَ: حول کے معنی ابن فارس کے نزدیک تحرک فی دور یعنی چکر میں حرکت کرنا ہے (م ل) اور کسی چیز کے اردگرد کو اس کا حول کہتے ہیں اور حَوَّلَ کے معنی کسی چیز کو اصلی جگہ سے ہٹا کر کسی دوسری جگہ رکھ دینا۔ گویا حول میں چیز مفقود نہیں ہوتی۔ بلکہ اصل مقام سے ہٹ جاتی ہے۔

چنانچہ ارشاد باری ہے:

فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلًا وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا (۳۵/۴۳)

یہ اگلے لوگوں کی روش کے سوا کسی اور چیز کے منتظر نہیں سو تم خدا کے دستور میں نہ تو تبدیلی پاؤ گے نہ اُسے ٹلتا پاؤ گے (عثمانیؒ)

اور خدا کا دستور یہ ہے کہ مجرم قوموں کو ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ آیت بالا میں خدا کے دستور میں تبدیل" کا مطلب یہ ہے کہ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ مجرم قوم پر سزا کی بجائے انعامات ہونے لگیں اور "تحویل" کا مطلب یہ ہے کہ جرم تو کسی کا ہو اور اس کی سزا دوسرے کو ملے۔

۳۔ غَيَّرَ: غیر کے معنی سوا۔ کوئی دوسرا اور غیّر سے مراد حالت کی تبدیلی ہے۔ غیّر میں کوئی چیز نہ مفقود ہوتی ہے اور نہ اپنی جگہ سے ٹلتی ہے بلکہ اس کی حالت یا صورت میں تبدیلی واقع ہوتی ہے

ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اسی نسبت سے کسی "کے حق میں" "کے بارے میں" "کی بابت" کے لیے بھی یہ لفظ آتا ہے۔ قرآن میں ہے:

اَنۡ تَقُوۡلَ نَفۡسٌ یّٰحَسۡرَتٰی عَلٰی مَا فَرَّطۡتُّ فِیۡ جَنۡۢبِ اللّٰہِ (۳۹/۵۶) مبادا اس وقت کوئی یوں کہے۔ افسوس اس تقصیر پر جو میں نے اللہ کے حق میں کی۔

۲- جَناح: عموماً پرندوں کے پر کے معنی میں آتا ہے۔ اس کی تثنیہ جَنَاحَیۡنِ (۶/۳۸) اور جمع اَجۡنِحَۃٌ (۳۵/۱) آتی ہے۔ پھر یہ لفظ انسان کے بازو کے لیے بھی استعمال ہونے لگا۔ جس سے مراد کندھا، اور ہتھیلی تک کا حصہ ہے (منجد) اور جَنَحَ بمعنی مائل ہونا۔ اگر یہ میلان اچھائی کی طرف ہو، تو جناح اور برائی کی طرف ہو تو جُناح کا استعمال ہوگا (مف) درج ذیل آیات میں جناح کا معنی بازو یا پہلو ہی ہے مگر اس کا جھکاؤ بھلائی کی طرف ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَاخۡفِضۡ جَنَاحَکَ لِمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ (۲۶/۲۱۵) اور جو مومن تمہارے پیرو ہو گئے ہیں ان کے لیے اپنے بازو نیچے رکھ۔ (عثمانیؒ)

دوسرے مقام پر فرمایا:

وَاخۡفِضۡ لَہُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَۃِ (۱۷/۲۴) اور عجز و نیاز سے ان (والدین کے) لیے اپنے کندھے نیچے رکھ (عثمانیؒ)

لفظ جُناح بھلائی کے میلان کے لیے نہیں آتا بلکہ گناہ یا اس کی طرف میلان کے معنی دے گا۔

۳- عِطف: عَطَفَ بمعنی کسی چیز کا ایک سرا دوسرے کی طرف موڑنا، دوہرا کرنا۔ اور عطاف دو تہوں والی چادر کو کہتے ہیں (مف) اور عَطۡف کجی اور جھکاؤ کو بھی کہتے ہیں (منجد) اور عطف بمعنی پہلو اور کنارہ۔ اور عطف الرجل بمعنی مرد کے دونوں پہلو ہیں۔ اور ثَنَا عِطۡفَہٗ بمعنی منہ موڑ لینا اور زیادتی کرنا۔ اور مَرَّ ثَانِیَ عِطۡفِہٖ بمعنی تکبّر کی چال چلنا ہے (منجد) گویا عِطۡف کا لفظ جب پہلو کے معنی استعمال ہو تو زیادتی اور تکبّر کی حالت بیان کرنے کے لیے آتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

ثَانِیَ عِطۡفِہٖ لِیُضِلَّ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ (۲۲/۹) اور (تکبّر سے) کروٹ موڑ لیتا ہے تاکہ (لوگوں کو) خدا کے رستے سے گمراہ کر دے۔

ماحصل: (۱) جَنۡب: جاندار اور بے جان دونوں کے پہلو، پاس والی اور دُور والی چیز کے لیے یکساں آتا ہے۔

(۲) جَنَاح: جانداروں کے پہلو کے لیے اور تواضع و انکساری کی کیفیت بیان کرنے کے لیے آتا ہے۔

(۳) عِطۡف: زیادتی اور تکبّر کی حالت بیان کرنے کے لیے آتا ہے۔

۳۰ـــ پُہنچنا

کے لیے بَلَغَ، اَصَابَ (صوب) اَفۡضٰی (فضی) نَالَ (نیل) نَاوَشَ، تَعَاطٰی (عطو) وَصَلَ،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً (۴۶/۱۵) — یہاں تک کہ جب خوب جوان ہوتا اور چالیس برس کو پہنچ جاتا ہے۔

۱۹ ـــــ جوڑا

کے لیے زَوْجٌ اور شَفْعٌ کے الفاظ آتے ہیں:

۱۔ زَوْجٌ: زوج کا لفظ بہت وسیع معنوں میں آیا ہے۔ زوج بمعنی (۱) بیوی یا مادہ (۲) شوہر یا نر۔ (۳) میاں بیوی یا نر و مادہ دونوں مل کر بھی ایک زوج ہیں۔ اور نر و مادہ یا میاں بیوی کے ملانے کو زوج کہتے ہیں۔ نکح کے برعکس زَوْجٌ کا اطلاق ہر اس چیز پر بھی ہوتا ہے جس میں نر و مادہ کا وجود یا شعور پایا جاتا ہے جیسے نباتات وغیرہ۔

اب زوج کے دو حصے ہوئے۔ ایک نر اشیاء۔ انہیں ذَکَر (ج ذُکُوْر اور ذُکْرَان) دوسرے مادہ انہیں اُنْثٰی (ج اناث) کہا جاتا ہے پھر زَوْجٌ کے لیے یہ بھی ضروری نہیں، ان کا جنسی لحاظ سے ملاپ ہو بلکہ صرف ایک نر اور ایک مادہ کے الگ کر دینے پر بھی اس لفظ کا اطلاق ہوتا ہے۔ قرآن میں ہے:

یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّیَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّکُوْرَ ۝ اَوْ یُزَوِّجُهُمْ ذُکْرَانًا وَّاِنَاثًا (۴۲/۴۹-۵۰) — جسے چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے یا پھر انہیں بیٹے اور بیٹیاں دونوں عطا فرماتا ہے۔

۲۔ شفع: کا اطلاق ان اشیاء پر ہوتا ہے جن میں نر و مادہ کی تمیز نہیں۔ اور شفع بمعنی ایک چیز کو اس جیسی دوسری چیز کے ساتھ ملا دینا اور جفت چیز کو شَفْعٌ اور جس کے ساتھ اس جیسی دوسری چیز نہ ہو اسے وَتْر کہتے ہیں۔ اور اعداد میں ہر وہ ہندسہ جو دو پر تقسیم ہو جائے وہ شفع یا جُفت ہے۔ اور جو دو پر پورا تقسیم نہ ہو وہ وتر یا طاق ہے۔ مثلاً ایک، تین، پانچ سات وغیرہ۔ اور دو، چار چھ، آٹھ وغیرہ جُفت یا شفع ہیں۔ قرآن میں ہے:

وَالْفَجْرِ ۝ وَلَیَالٍ عَشْرٍ ۝ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ (۸۹/۱-۳) — قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی اور جفت اور طاق کی۔

اور شَفَعَ بمعنی ایسی چیزوں کا جوڑا بنانا۔ یہ لفظ قرآن میں نہیں آیا۔ البتہ شَفَعَ سفارش کرنے کے معنوں میں آتا ہے۔ ارشاد باری ہے:

مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ (۲/۲۵۵) — کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس سے کسی کی (سفارش) کر سکے۔

۲۰ ـــــ جوڑنا

کے لیے وَصَلَ، خَصَفَ اور رَصَّ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَارٌ حَامِيَةٌ (۱۰۱/۷-۹) وُہ دہکتی ہوئی آگ ہے۔

۳۔ اَلْحُطَمَة : حَطَمَ بمعنی روند ڈالنا۔ پیس ڈالنا۔ اور حطمة جہنم کے ایک طبقہ کا نام ہے۔ قرآن میں ہے:

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ (۱۰۴/۵-۴) اور آپ کیا سمجھے کہ حطمہ کیا ہے، وُہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔

۲۳ ــــ دوزخ کے فرشتے

کے لیے خزنة، زبانیة (زبن) اور مالك کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ خَزَنَة : خَازِن کی جمع ہے۔ اور خزن میں دو باتوں، جمع کرنا اور حفاظت کرنا، کا تصور پایا جاتا ہے اور خازن بمعنی جمع شدہ مال کی حفاظت کرنے والا۔ خزانچی۔ دوزخیوں کے چوکیدار اور پہریدار داروغے قرآن میں ہے:

سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ (۶۷/۸) انہیں (جہنم کے) داروغے پوچھیں گے۔ کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہ آیا تھا۔

۲۔ زَبَانِيَة : (زبنية کی جمع) زَبَانِي الْعَقْرَب بمعنی بچھو کا ڈنک (منجد) زبانیة دوزخ کے وُہ سخت گیر اور تند خو فرشتے ہیں جو دوزخیوں کو دوزخ کی طرف دھکیلیں گے۔ قرآن میں ہے:

فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ۔ (۹۶/۱۸) تو وُہ اپنے یاروں کی مجلس کو بلا لے۔ ہم بھی اپنے موکلانِ دوزخ کو بلائیں گے۔

۳۔ مالك : دوزخ کے داروغوں کا سردار یا سردار کا نام ہے۔ قرآن میں ہے:

وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ۔ (۴۳/۷۷) اور دوزخی پکاریں گے کہ اے مالک! کاش تیرا پروردگار ہمیں موت ہی دے دے۔

۲۴ ــــ دوست

کے لیے قَرِيْن، رَفِيْق، وَلِيّ اور مَوَالِي، صَدِيْق اور صِدِّيْق، خَلِيْل، حَمِيْم، وَلِيْجَة (ولج) بِطَانَة (بطن)، خُذُوْل اور اَخْدَان (خدن) کے الفاظ قرآن کریم میں استعمال ہوئے ہیں۔

۱۔ قَرِيْن : اَلْقَرَن۔ وُہ رسی جس سے دو اونٹ باندھے جائیں۔ اور القرن بمعنی ہم سر۔ مقابل۔ شجاعت یا علم میں نظیر (منجد) اس کا اطلاق جاندار اور بے جان سب چیزوں پر ہوتا ہے (فق ل ۲۲۵)۔ اور قِرَانُ السَّعْدَيْن بمعنی دو سعد ستاروں کا ایک برج میں جمع ہونا۔ اور امام راغب کے الفاظ میں قرین وُہ آدمی ہے جو دوسرے کا ہم عمر ہو یا بہادری، قوت اور دیگر اوصاف میں اس کا ہمسر ہو۔ (مف) اس لفظ کا استعمال عموماً بُرے معنوں میں ہوتا ہے۔ قرآن میں ہے:

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ یہانتک کہ جب ہمارے پاس آئے گا تو کہے گا اے کاش!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا (۳۲/۱۶) پروردگار کو خوف و امید سے پکارتے ہیں۔

۶- تَهَجَّدَ، هجود بمعنی رات کو سونا بھی اور جاگنا بھی (لغت اضداد) کبھی سونا کبھی جاگنا۔ اور سوتے جاگتے شب بسری کرنا۔ اور هَجَّدَ بمعنی رات کو جاگ کر نماز پڑھنا (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ۔ (۱۷/۷۹) اور بعض حصہ شب میں بیدار ہو کر تہجد کی نماز پڑھا کرو۔ یہ (شب خیزی) تمہارے لیے (سبب) زیادت ہے۔

ماحصل: (۱) نَامَ: سونے کے لیے عام لفظ۔

(۲) هَجَعَ: گہری اور غفلت کی نیند سونا۔

(۳) رَقَدَ: لمبی اور ہلکی نیند سونا۔

(۴) قَالَ: دوپہر کو سونا۔

(۵) ضَجَعَ: سستانے کے لیے پہلو کے بل لیٹنا، خواہ نیند آجائے یا نہ آئے۔

(۶) هَجَّدَ: رات کو سونا بھی اور جاگنا بھی۔

۲۶ — سیاہ - سیاہی

کے لیے اَسْوَد، غَرَابِيْب، اَحْوٰى، مُدْهَآمَّتٰن (دهم) قَتَرَة اور مِدَاد کے الفاظ آئے ہیں۔

۱- اَسْوَد: کالا رنگ (ضد اَبْيَض) معروف معنوں میں مستعمل اور اس کا استعمال عام ہے۔ (ج سُوْد) (مؤنث سَوْدَاء) ارشادِ باری ہے:

وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ (۲/۱۸۷) اور کھاؤ پیو یہاں تک کہ فجر کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے الگ ہو جائے۔

۲- غَرَابِيْب، غُرَاب بمعنی کوا۔ اور غِرْبِيْب بمعنی کوّے کی طرح بہت سیاہ ج غرابیب (مف) اور غُرْبِيْب بمعنی وہ آدمی جو وسمہ لگا کر بالوں کو سیاہ کرے ج غَرَابِيْب (م ق) قرآن میں ہے:

وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ (۳۵/۲۷) اور پہاڑوں میں سفید اور سرخ رنگ کے قطعات ہیں اور (کچھ) سیاہ کالے بھی ہیں۔

۳- اَحْوٰى: سبزی مائل سیاہ رنگ یا سیاہی مائل سرخ رنگ (منجد) قرآن میں غُثَآءً اَحْوٰى کے الفاظ ہیں۔ غُثَآء ان ٹہنیوں، پتوں اور کوڑا کرکٹ کو کہتے ہیں جو جھاگ میں پھنس جاتے ہیں اور دریا اس جھاگ ملے کوڑا کرکٹ کو کنارے پر پھینک دیتا ہے۔ اور جب یہ کوڑا کرکٹ پاؤں تلے کچلا جاتا رہتا ہے اور اس کی رنگت سیاہی مائل ہو جاتی ہے تو یہ رنگت اَحْوٰى کہلاتی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى (۸۷/۵) اور جس نے چارہ پیدا کیا۔ پھر اسے سیاہ کوڑا بنا دیا

۴- اَدْهَم: دَهَمَ بمعنی کسی چیز کا تاریکی میں ڈھک جانا۔ اور اَلدُّهْمَة بمعنی سیاہی (م ل) کہتے ہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۳۔ سِجِل: بمعنی معاہدات کا رجسٹر۔ احکام و دعاوی کے ضبط کرنے کا رجسٹر جس کو قاضی اپنے پاس محفوظ رکھتا ہے۔ جوڈیشل ریکارڈ۔ (منجد) ارشادِ باری ہے:

يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ (۲۱/۱۰۴) — جس دن ہم آسمان کو یوں لپیٹ لیں گے جیسے لکھی ہوئی چیزوں کا طومار لپیٹ دیا جاتا ہے۔

۴۔ نُسْخَة: نَسَخَ بمعنی مٹانا۔ منسوخ کرنا۔ اور نسخ الکتاب بمعنی کتاب کو حرف بحرف نقل کرنا۔ اور نُسْخَة اس چیز کو بھی کہتے ہیں جس سے نقل کیا جائے، اور اس کو بھی جو نقل کی گئی ہو (م۔ ق) ہر نسخہ کتاب تو ہوتا ہے مگر ہر کتاب نسخہ نہیں ہوتی (فق ل ۲۴۰) —— ارشاد باری ہے:

وَفِي نُسْخَتِهَا هُدًى وَرَحْمَةٌ لِلَّذِينَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُونَ (۷/۱۵۴) — اور اس لکھے ہوئے نسخہ (تورات) میں ان لوگوں کے لیے جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ہدایت اور رحمت تھی۔

۵۔ زُبُر: زُبْرَة بمعنی لوہے کا بڑا تختہ یا چادر (ج زُبَر) اور زَبَرَ الکتاب بمعنی کتاب کو موٹے خط میں لکھنا۔ اور زِبْر گو مصدر ہے مگر اسم کے معنوں میں بھی آتا ہے اور کتاب کا معنی دیتا ہے (ج زُبُر) اور زَبُور وُہ الہامی کتاب جو داؤدؑ پر نازل ہوئی۔ اور مِزْبَر بمعنی قلم (مف۔ منجد) اور زُبُر بمعنی پتھر پر لکھنا۔ اور اس کا بنیادی معنی ضخامت اور غلظت ہے (فق ل ۲۴۰) ارشاد باری ہے:

وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ (۲۶/۱۹۶) — اور اس کی خبر پہلے پیغمبروں کی کتابوں میں لکھی ہوئی ہے۔

۶۔ صُحُف: (واحد صَحِيفَة) صَحِيفَة بمعنی پھیلی ہوئی چیز جس پر کچھ لکھا جائے (مف) اور صَحِيفَة بمعنی لکھا ہوا کاغذ، ورق۔ اور صِحَافَة بمعنی اخبار نویسی اور أَصْحَفَ بمعنی صحیفوں یا لکھے ہوئے اوراق کو کتاب کی صورت میں جمع کرنا۔ اور مُصْحَف (ج مصاحف) بمعنی کتاب۔ مجلد کتاب (منجد) ارشادِ باری ہے:

إِنَّ هَٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ (۸۷/۱۸-۱۹) — یہی بات پہلے صحیفوں میں (مرقوم) ہے۔ (یعنی) ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں۔

ماحصل: (۱) کِتَاب، ہر لکھی ہوئی چیز اور معروف معنوں میں کتاب۔

(۲) أَسْفَار: بڑی بڑی کتب (تورات کی) شروح و تفاسیر۔

(۳) سِجِل: ریکارڈ رکھنے کے قابل تحریریں اور مکتوب۔

(۴) نُسْخَة: نقل شدہ کتاب یا جس سے نقل کیا جائے۔

(۵) زُبُر: موٹے حروف میں لکھی ہوئی کتابیں

(۶) صُحُف: وُہ لکھے ہُوئے اوراق جن کو کتاب کی صورت میں جمع کیا جا سکے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تائید کرنا۔ ارشادِ باری ہے؛

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا (۹/۴۰)	پھر اللہ نے اپنے پیغمبر پر تسکین نازل فرمائی اور ایسے لشکروں سے اس کی مدد کی جنھیں تم نہیں دیکھتے تھے۔

۴۔ عَزَّرَ: بمعنی کسی کی جذبۂ تعظیم کے ساتھ مدد کرنا (مف۔م ل) ارشادِ باری ہے؛

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ (۴۸/۹)	تاکہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اُسے بزرگ سمجھو۔

۵۔ عَزَّزَ: بمعنی کسی کی اتنی مدد کرنا جس سے اس کی کمزوری رفع ہو جائے تفصیل "عزت دینا" میں دیکھئے) ارشادِ باری ہے؛

اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ (۳۶/۱۴)	ہم نے ان کی طرف دو پیغمبر بھیجے تو انہوں نے ان کو جھٹلایا۔ پھر ہم نے تیسرے سے تقویت دی۔

۶۔ ظَاهَرَ: ظہر میں دو باتیں بنیادی ہیں (۱) ظاہر ہونا۔ سامنے آنا۔ نمایاں ہونا۔ اور ظہر بمعنی پشت اور ظَاهَرَ بمعنی ایسی قوت دینا جس کے بل بوتے پر کوئی کام کرے۔ پشت پناہی کرنا ارشادِ باری ہے؛

وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ (۳۳/۲۶)	اور اہل کتاب میں سے جنھوں نے ان کی مدد کی تھی اللہ انھیں ان کے قلعوں سے اتار لایا۔

۷۔ رَفَدَ: کسی مفلس و نادار کو عطیہ و خیرات کے ذریعہ امداد دینا (تفصیل "دینا" میں دیکھیے) ارشادِ باری ہے؛

وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ (۱۱/۹۹)	اور فرعون والوں کے پیچھے اس دنیا میں بھی لعنت لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی لگائی جائے گی۔ بُرا ہے انعام جو انھیں ملتا رہے گا۔

۸۔ رَدَاَ (الحائط) بمعنی دیوار کو پشتہ لگانا اور رَدَاَ الرجل بمعنی کسی کا پشتی بان بننا۔ مددگار بننا۔ اور رِدْءٌ بمعنی پشتی بان۔ مددگار (منجد۔م ق) یعنی ایسا مددگار جو ہر وقت ساتھ رہتا ہو۔ قرآن میں ہے؛

وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْٓ (۲۸/۳۴)	اور میرے بھائی ہارون کو، جو مجھ سے زیادہ فصیح زبان ہے، میرا مددگار بنا کر مبعوث فرما تاکہ وہ میری تصدیق کرے۔

۹۔ اَمَدَّ: مَدَّ بمعنی کسی چیز کو کھینچنا۔ پھیلانا۔ دراز کرنا۔ اس طرح کہ اس کا اتصال قائم رہے (مف) اور اَمَدَّ بمعنی کسی چیز کی مقدار یا تعداد میں اضافہ کرکے مدد دینا۔ کمک بہم پہنچانا۔ ارشادِ باری ہے؛

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا تَيْـئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يَايْـئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ (۱۲/۸۷) — اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا کیونکہ اس کی رحمت سے ناامید صرف کافر لوگ ہی ہوا کرتے ہیں۔

۲۔ رَیْحَان: بمعنی ہر خوشبودار پودا۔ روزی۔ معیشت (منجد) اور رائحۃ بمعنی مہکنے والی خوشبو اور رَیْحَانَۃ بمعنی پھولوں کا گلدستہ (منجد) ان معانی پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر ریحان سے مراد رزق یا کھیتی سے حاصل شدہ خوردنی اشیاء ہوں تو ان سے مراد ایسی چیزیں ہیں جن کی مہک اور بُو خوشگوار ہو۔ ارشادِ باری ہے:

فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ۔ (۵۶/۸۹) — تو اس کے لیے راحت اور خوشبودار پھول اور نعمت کے باغ ہیں۔

دوسرے مقام پر ہے:

وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ۔ (۵۵/۱۲) — اور اناج جس کے اندر بھس ہوتا ہے اور خوشبودار پھول (جالندھری) کھانے کا اناج (مف)

۳۔ مُبَشِّرَات، نزولِ رحمت یا بارانِ رحمت کی خوشخبری دینے والی ہوائیں۔ بارش سے پہلے کی مرطوب اور خوشگوار ہوا (ف سل ۲۵۴) ارشاد باری ہے:

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ (۳۰/۴۶) — اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ خوشخبری دینے والی ہواؤں کو بھیجتا ہے تاکہ تمہیں اپنی رحمت کے مزے چکھائے!

۴۔ لَوَاقِح: (واحد لاقحۃ) لقح بمعنی باربردار ہوا۔ اور یہ بوجھ دو طرح کا ہو سکتا ہے (۱) پانی کا بوجھ جو ہوائیں برسنے سے پہلے اٹھائے پھرتی ہیں (۲) نر درخت کے تخم کا بوجھ جو وہ مادہ درخت پر جا کر ڈال دیتی ہیں (م ل) قرآن میں یہ لفظ صرف پہلے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ ارشاد باری ہے:

وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً (۱۵/۲۲) — ہم نے باربردار ہوائیں چلائیں پھر آسمان سے بارش نازل کی۔

ناگوار ہوائیں

کے لیے عَاصِفٌ، قَاصِفٌ، حَاصِبٌ۔ سَمُوْمٌ، اِعْصَارٌ، حُسْبَانٌ، نَفْحَۃٌ، صَرْصَرٌ اور رِيْحٌ عَقِيْمٌ کے الفاظ آئے ہیں۔

۵۔ عَاصِفٌ: عَصْفٌ بمعنی بھوسی۔ بھوسہ۔ خشک نباتات جو ٹوٹ کر چورا چورا ہو جائے (مف) اور عَاصِفَۃ اُس تیز ہوا یا آندھی کو کہتے ہیں جو بھوسہ یا اس کے برابر کی چیزوں کو اڑاتی پھرے۔ ارشاد باری ہے:

حَتّٰٓى اِذَا كُنْتُمْ فِى الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ — یہاں تک کہ تم کشتیوں میں سوار ہوتے ہو اور کشتیاں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوچھتے ہیں کہ وہ دُکھ گندگی ہے (جالندھری) (نجاست عثمانی) ہے۔

اب دیکھیے اذیٰ کا لغوی معنی تکلیف ہے اور قرآن میں بارہا انہی معنوں میں آیا ہے۔ لیکن اس مقام پر اس کا معنٰی نجاست۔ غلاظت۔ گندگی یا قذر ہے۔ اس معنی کی لغت تائید نہیں کرتی۔

۲- جَرَمَ: قرآن میں اِجرام کا لفظ گناہ یا قصور یا جرم کے معنوں میں آیا ہے۔ اس کی تو کسی حد تک لغت سے تائید ہو جاتی ہے۔ لیکن قرآن نے جَرَمَ (ثلاثی مجرد) کو "گناہ پر ابھارنا" یا "گناہ میں مبتلا کر دینا" کے معنوں میں استعمال کیا ہے جس کی لغت سے تائید نہیں ہوتی۔ جَرَمَ (ض) بمعنی کاٹنا۔ کمانا۔ گناہ کرنا (منجد) تو آتے ہیں مگر گناہ پر ابھارنا نہیں ملتے۔ جبکہ قرآن میں ہے:

لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْ (۱۱/۸۹) میری مخالفت تم سے کوئی ایسا کام نہ کرا دے (جالندھری عثمانی)

لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ (۵/۲) لوگوں کی دشمنی تمہیں اس گناہ پر آمادہ نہ کر دے "

۳- جَنٰی: کا لغوی معنٰی پکے ہوئے پھل کو توڑنا یا چننا ہے۔ اور جَنٰی بمعنی چنا ہوا خواہ وہ پھل ہو یا شہد (منجد) اور ظاہر ہے کہ پھل تب ہی چنا جا سکتا ہے جب وہ درخت سے توڑ لیا گیا ہو۔ لیکن قرآن میں یہ لفظ پکے ہوئے مگر درخت پر لٹکے ہوئے پھل کے لیے ہی آیا ہے۔ جیسے فرمایا:

وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ (۵۵/۵۴) اور دونوں باغوں کے میوے جھک رہے ہیں۔

۴- حَبَسَ کا لغوی معنٰی روکنا، بند کرنا، قید کرنا تو ہے۔ لیکن "کھڑا کرنا" نہیں ہے۔ قرآن میں ہے:

تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ (۵/۱۰۶) ان دونوں کو عصر کی نماز کے بعد کھڑا کرو (جالندھری۔ عثمانی)

البتہ تفہیم القرآن میں اس کے معنی "روک لو" کیے گئے ہیں جو لغوی معنی سے مطابقت رکھتے ہیں۔

۵- سَوْءَۃ: سُوْء بمعنی برائی۔ سَيِّئَة برا کام۔ سَاءَ برا ہونا۔ اور اساء بمعنی برا بنانا۔ بگاڑنا۔ اور سَوْءَۃ بمعنی ہر وہ چیز جو دیکھنے میں بری معلوم ہو۔ کنایۃً اس کا معنی مرد یا عورت کا مقام ستر یا شرمگاہ بھی ہے کہ اس کا کھلنا برا معلوم ہوتا ہے۔ اور سوءۃ بمعنی "لاش" اس کا کنائی معنٰی بھی نہیں۔ نہ ہی کوئی لغت اس کی تائید کرتی ہے۔ مگر سورۂ مائدہ آیت ۳۱ میں دو بارہ یہ لفظ "لاش" کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ اور مشکل یہ ہے کہ یہاں اور کوئی معنی فٹ بھی نہیں بیٹھتا۔

۶- قُطُوْف، جَنٰی کی طرح قِطْف بھی چنے ہوئے پھل اور خصوصاً انگور کے گچھا پر بولا جاتا ہے جبکہ وہ چنا جائے اور اس کی جمع قِطَاف اور قُطُوف آتی ہے مگر قرآن نے یہ لفظ بھی ایسے گچھوں یا خوشوں کے لیے استعمال کیا ہے جو پک تو چکے ہوں مگر ابھی درخت پر ہی لگے ہوں۔ ارشاد باری ہے:

فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ (۶۹/۲۲) بلند باغ ہیں جس کے خوشے جھکے پڑے ہیں۔

دوسرے مقام پر ہے:

وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا (۷۶/۱۴) اور اس کے گچھے نیچے کو لٹک رہے ہیں۔

۷- مصباح اور سراج ___ کی بحث چراغ میں دیکھیے۔

۸- نِحْلَةً: نَحَلَ بمعنی لاغر ہونا اور کسی کو کچھ دینا۔ اور نَحَل بمعنی عطیہ بخشش۔ لاغر و دبلا اور نِحْلَةً

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ